سوال

(40) صدقۃ الفطر کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

کیا صدقۃ الفطر نماز عید سے کچھ ایام پہلے نکالا جا سکتا ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علیٰ رسول الله، أما بعد!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ فطر عید کی نماز سے پہلے نکالنے کا حکم دیا ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

"فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم زكاة الفطر صاعا من تمر أو صاعا من شعير على العبد والحر والذكر والأنثى والصغير والكبير من المسلمين وأمر بها أن تؤدى قبل خروج الناس إلى الصلاة"

(بخاری، کتاب الزکوۃ (1503) مسلم، کتاب الزکاۃ (984) بحوالہ مشکوۃ المصابیح (1815)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو مسلمانوں کے غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے اور بڑے پر فرض کیا ہے اور لوگوں کو نماز عید کی طرف نکلنے سے پہلے اس کی ادائیگی کا حکم فرمایا۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ فطر عید کی نماز سے پہلے نکالنا چاہیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام عید سے ایک یا دو دن پہلے صدقہ فطر نکال دیتے تھے۔ صحیح البخاری، کتاب الزکوۃ، باب صدقۃ الفطر علی الحر والمملوک میں ہے :

"وَكَانُوا يُعْطُونَ قَبْلَ الفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ"

"صحابہ کرام رضی اللہ عنھم عید فطر سے ایک یا دو دن پہلے صدقہ فطر دے دیتے تھے۔"

نافع سے روایت ہے کہ :

"أن ابن عمر كان يبعث زكاة الفطر إلى الذي تجمع عنده قبل الفطر بيومين أو ثلاثة" (الموطا للمالک فتح الباری **3/376**)

"عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عید الفطر سے دو یا تین دن پہلے صدقہ فطر اس آدمی طرف بھیج دیتے تھے جو صدقہ جمع کرتا تھا۔"

اسی طرح ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر جمع کرنے کی ذمہ داری لگائی اور شیطان تین راتیں مسلسل اس ڈھیر سے چوری کے لئے آتا رہا بالآخر اس نے تیسری بار آیۃ الکرسی بتا کر جان چھڑائی جیسا کہ تفصیل کے ساتھ صحیح البخاری کتاب الوکالۃ (2311) میں موجود ہے۔

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں :

"ویدل علی ذلک أیضا ما أخرجہ البخاري في الوکالۃ وغیرہا عن أبي ہریرۃ، قال : وکلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ زکاۃ رمضان الحدیث .وفیہ أنہ أمسک الشیطان ثلاث لیال، وہو یأخذ من التمر، فدل علی أنہم کانوا یعجلونہا " (فتح الباری 3/376'377)

"نماز عید سے دو تین دن پہلے صدقہ فطر نکالنے پر وہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے جسے امام بخاری نے کتاب الوکالہ وغیرھا میں ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ فطر کی حفاظت پر مامور فرمایا۔" الحدیث۔

اس حدیث میں ہے کہ انہوں نے تین راتیں شیطان کو کھجوریں چوری کرتے ہوئے پکڑلیا۔ اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ صحابہ کرام صدقہ فطر نکالنے میں جلدی کرتے تھے۔ لہذا نماز عید سے دو تین دن پہلے صدقہ فطر ادا کرنا صحیح ودرست ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد3۔کتاب العیدین-صفحہ180

محدث فتویٰ